دیوان ذوق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوا حمدِ خدا میں دل جو مصروفِ رقم میرا
الف الحمد کا سا بن گیا گویا قلم میرا

صراطِ عشق پر از بسکہ ہے ثابت قدم میرا
دمِ شمشیرِ قاتل پر بھی خوں جاتا ہے جم میرا

ہوا یہ سینہ یکسر خار زارِ دشتِ غم میرا
کہ آیا یا جنون آشفتہ ہو کر لب پہ دم میرا

وہ ہوں میں گیسوئے موجِ محیطِ اعظمِ وحشت
کہ ہے گھیرے ہوئے روئے زمیں کو پیچ و خم میرا

نشاں کیجئے روا جی گر دکھائے زور مٹھائے
جھپک سے دیدۂ صراف کی نقشِ درم میرا

وہ ہوں میں رہ نوردِ شوق سر کے ساتھ جاتا ہے
بہ رنگِ سایۂ مرغِ ہوا نقشِ قدم میرا

نہ ہو پیدا وقر ترکِ سجدۂ ابلیس سے آدم
عدو کی سرکشی سے ذوق کب رتبہ ہو کم میرا

شوقِ نظارہ ہے جب سے اُس رخِ پُرنور کا
ہے مرا مرغِ نظر پروانہ شمعِ طور کا

اے صنم کیا پوچھتا ہے حال اس رنجور کا
دل نہ اٹکائے کہیں اللہ بس مقدور کا

لطف جاتا ہے سرودِ نالۂ پُرشور کا
خونِ دل پیتا ہے یہ کھانا مجھے ناسور کا

داوری ظلمت میں اپنی دخل کب ہے نور کا
مہر اک شعلہ سا ہے سو بھی چراغِ دور کا

اسرار معانی درد عشق

۱۱ ۱۲

ذرا عشق ادھر دیکھے بھالے ہوئے	قدم اے ستمگر سنبھالے ہوئے
نہ چلنا کہیں وہ قیامت کی چال	کہ لاشے شہیدوں کے ہوں پائمال
جفا تیری چتون میں اے بیوفا	سروہی کے قبضے میں دست قضا
ہوئے گرچہ لاکھوں تہ تیغ جور	ادا کہتی ہے میری خاطر سے اور
تو ہی رہنما ہے تو رہزن ہے کون	تجھے دوست سمجھیں تو دشمن ہے کون
تری بیوفائی کرم کا ستم	تری کج ادائی ستم کا کرم
صفیں صاف برباد لشکر ہوئے	کبھی تیرے میلے نہ تیور ہوئے
قلندر تیرے ستائے رہیں	مگر چتون آنکھیں چرائے رہیں

ندا عالمِ قدس کی بار بار
(ق) کہ کیا ہو گئے شاہِ گردون وقار

جو تھے اپنی ثروت کی نخوت مین گم
جو کہتے تھے ہر دم اَنَا رَبُّکُم

کہان پہلوانانِ لشکر شکن
کہان شہسوارانِ شمشیر زن

کہان ماہرویانِ چین و چگل
کہان جان نثارانِ آشفتہ دل

کدھر جی چھپائے ہین اب وہ صنم
نکلتا تھا جن پر خدائی کا دم

کدھر چھپ گیا چرخِ مینا نگار
کہان لٹ گیا کاروانِ غبار

حشر وحشت افزا ۱۳

پلا میرے یوسف لقا ایک جام
نہین اب تو قیدِ حلال و حرام

وہ مے جس سے پھر اپنے گھر آئے روح
وہ مے جسکا ہر روح بنجائے روح

ہر اک مست خوابیدہ ہشیار ہو
وہی گرم ہو حق کا بازار ہو

بیدار ہن

ہوا پھر تقاضائے شانِ شہود
کہ ملکِ عدم سے پھر آئے وجود

مکرر ہوئی نغمہ سنجِ ظہور
نیستانِ قدرت کی نَے یعنی صور

فضائے عدم مین وہ لَے چھا گئی
کہ قالب مین مُردون کے جان آگئی

اوڑا پہلے رنگ اب ہی اوڑنا حال
بچھا اب کی اچھارِ گل کا جال

ہوئی رونقِ دہر خانہ خراب
وہی چرخِ مینا وہی آفتاب

پھر اس قد کا سانچہ ابلنے لگا
کہ ہر جسمِ گل گل کے ڈھلنے لگا

نہ سوجھا زمانہ کا چال اور چلن
ہوا چشمِ مرقد کا جالا کفن ہے

نکل آئے عریان نئی روپ مین
چلے اٹھ کے تہ خانے سے دھوپ مین

بیابانِ وحشت مین ہر اک روان
کفن کی اوڑاتی ہوئی دھجیان

وہ دشتِ پر آشوب روئی زمین
کہ ریگِ روان قلزمِ آتشین

ہر اک موج چلتی ہوئی تیغ تیز
ہر اک قطرہ بر حالِ خود اشک ریز

گہر اوسکے ڈوبے ہوئے قافلے
حباب اوسکے لوٹے ہوئے آبلے

چھپائے ہے بجلی کو مٹی مین ریت
پکاتی ہے دھوپ اپنی کشتون کے کھیت

بشر مضطرب مثلِ ماہی ہوئے
زبان مین وہ کانٹے پڑے پیاس کے

ہوا کیا بھبوکا رخِ دلربا ہے
کہ ہر خال کا دانہ پھٹنے لگا

سرون پر ہمارے ہمارے گناہ
لگے کھیلنے مثلِ مارِ سیاہ

یہ کہیے کہ آنکھین چھپائی ہوئے
اسی دن پہ تھے زہر کھائے ہوئے

ہین یارون کے آپ چھکے چھوٹے ہوئے
جو تھے داون پر داون لوٹے ہوئے

ملا دخترِ رز کو سورج کا روپ
یہ ہے وہ پری جسکا سایہ ہے دھوپ

تپی یون اوسے وہ لی دون کی
کہ زہرہ سے اونچی ہر اک لَو گئی

سحر یہ ہوا دوپہر کا یقین ہے
یہ ڈوبی ہے سایہ نگاہین پھرین

صفت اور موصوف غم مین پھنسے
خطا اور خطاوار مشکین کسے

کھنچے اک شکنجے مین فقر و غنا
بندھے ایک رسی مین شاہ و گدا

ہ بیٹے کو مطلق خبر باپ کی / یہ پیدا ہوئی فکر آپ آپ کی

ہر اک باپ بیٹی کے منہ سے خجل / ہر اک آنکھ سے گر گیا لختِ دل

نہین اب کسی کو برادر عزیز / کبھی تھا جو یوسف سے بڑھکر عزیز

ہر اک سبزے کو گلشن سے بیگانگی ہے / پریشان ہے جنگل سے دیوانگی

ہ ہے آفتی سے خدا کی پناہ / کہ کعبہ بھی قبلہ کی بھولا ہے راہ

ہر اک زندہ پر مُردنی چھا گئی / ہر اک پتّی گرمی سے مُرجھا گئی

یہ سوچے کہ کچھ فکر جمتی نہین / زمین پاؤن کے نیچے تھمتی نہین

نہ کچھ سوجھی نہ کچھ چپکی بے بال و پر / زبان تک دُعا اور دُعا تک اثر

چلین سوے شاہانِ عالیجناب / پر و بال ذرّون کا ہے آفتاب

سفارش کی اون سے طلبگار ہون / جو وہ کشتی کھینچین تو ہم پار ہون

طلبِ دُعائے خیر پیغمبران علیہم السلام

کدھر ہے تو اے ساقیِ آہ سرد / ترا دور اور آگ کا گھر ہے درد

لگا دے کوئی برف کی آج کل / کہ گرمی بہت پڑتی ہے آج کل

ملا دردِ شیرین و اشکِ روان / یہ شربت بنا کر جما قلفیان

کٹورے بھر کے آبِ عرق سے چھڑک / کہ یہ دشت ہو جائے ٹھنڈی سڑک

چلین پیشواؤن سے اپنے ملین / گھڑی بھر مین سب طے کرین منزلین

ہوئے دلفگاران روز قیام — قدمبوس آدم علیہ السلام

ابوالانبیاؤ ابوالمرسلین — نئے باغ کے میوۂ اولین

چمن پرور رنگ و بوئے کلم — باالہام انبئہم باسمائہم

ملک کی نظر مین بڑی دور تھے — نہ کیون سجدہ کرتے کہ مجبور تھے

سر آسمان خلد و طوبیٰ ملا — زمین پر خلافت کا تمغا ملا

کہین کچھ زبان سے یہ طاقت کہان — اشارون سے ظاہر یہ طرز بیان

کہ تن پر نہ کپڑا نہ منہ پر نقاب — سوا نیزہ پر آگیا آفتاب

چلے آتے ہین دمبدم غش پہ غش — زبان پر ہی الجوع یا العطش

نئی چالین ہمکو دکھاتا ہے دن — کہ ڈھل ڈھل کے پھر پھر کے آتا ہی دن

یہ بگڑی ہی گردون کی چھپی گھڑی — کہ اک ایک پل مین ہین سو سو گھڑی

تپنچے ہین موج ہوا مین نہان — برستی ہین سیماب کی گولیان

چلین دو قدم اب وہ ہم مین نہین — کہین آئین جائین وہ دم ہی نہین

اوٹھے جاتے ہین پاؤن کیا کیجئے — بلند آپ دست دعا کیجئے

سوا اسکے اپنی نہین کوئی غرض — کہ ہے اپنے بیٹون کی امداد فرض

یہ فرمایا میری بھلا کیا مجال — خدا کا غضب ہے خدا کا جلال

مجھے یاد آتی ہے اپنی خطا — کہ بھولا تھا مین نہی لاتقربا[1]

[1] اشارہ آیۂ کریمہ لا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین ۱۲

ستم غیب ابلیس بیہودہ کوش — دغاباز گندم نما جو فروش
مجھے خود ہے سخت اضطرار و ہراس — مگر تم کرو نوحؑ سے التماس
رہا مدتون جنکو امت کا خار — ہدایت کے گلشن مین تھا وہ ہزار
پڑا جبکہ چکر مین دین کا جہاز — ہوا ناخدا انکے وہ چارہ ساز
ہوئے جبکہ طوفان مین سب غریق آب — ہوا مین بھرے تھے جو مثل حباب
ہر اک موج تلوار کی باڑہ تھی — مگر گھاٹ پر اوسکی کشتی لگی
وہان سے ملا صاف سیدھا جواب — کہ شرمندگی سے ہون مین آب آب
جو کی مینے وقت نزول قضا — پسر کی شفاعت خلاف رضا
تمھین چاہیے جاکے پیش خلیلؑ — کرو خواہش رحم رب جلیل
وہ تھا جسنے بیٹے کی گردن پہ تیغ — رکھی پاکے حکم خدا بیدریغ
وہ تھا جسکو کہتے تھے اہل زمن — کہ فرزند آزر ہوا بت شکن
ہوئی جسپہ آتش سلام اور برد — کیا اوسنے نمرود کو گرد برد
یا نار کونی برداً وسلاماً علےٰ ابراہیم
بنایا خدا کا وہ پر نور گھر — کہ جسپر پڑے لامکان کی نظر
گئے قبلہ و کعبہ کے روبرو — وہی ہر قدم پر ہے چشم آرزو
وہ بولے کہ پیش جہان آفرین — نہین ہمکو کہنے کی طاقت نہین
کئی باتین مانند انی سقیم — غلط کہکے میرا ہوا دل دونیم
اسی سے ہے ہر دم مرا حال غیر — ملو جاکے موسیٰؑ سے یادش بخیر

اوسی کو ملا تھا یہ گوش و دہن
کہ ہر دم خدا سے رہا ہم سخن

نگین جہانتاب نام آوری
چراغ سر طور پیغمبری

عصا پیر اعجاز کا دستگیر
اسیر کف دست مہر منیر

وہان جا کے گھبرائے خونین جگر
(ق) کہ بولے جناب کلیم الحذر

خیال ایک خون کا برا ہے مجھے
لیے مشتعلین ڈھونڈھتا ہے مجھے

مری طبع کو ہے بڑا انتشار
مرا قلب ہے لالہ سان داغدار

مگر تم اوٹھاؤ نہ حرمان کا غم
تمھارے لیے بس ہے عیسیٰ کا دم

دم واپسین تک رہی اوسکی بات
کہ دیتا تھا مردون کو آب حیات

نہ تھی جسم خاکی مین اور ایسی روح
وہ تھا عطر گل یا کہ مٹی کی روح

ہوے آ کے حاضر بشوق تمام
بسر کار ذیجاہ گردون مقام

لٹاتے ہوئے معدن چشم تر
پئے نذر تار نظر مین گہر

سمجھ کر کہ مشکل ہے یہ ماجرا
مسیحا ہوے اسطرح رہنما

کہ لو دامن شاہ اقلیم دین
مخاطب بیا شافع المذنبین

کلید در درگہ کبریا
حبیب خدا اشرف انبیا

محمد کہ شان خدا شان او
جحیم و جنان زیر فرمان او

نعت شفیع الطاف احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سنبھل کر ذرا خامۂ مشکین رقم
ادب سے ٹھہرتا ہوا ہر قدم

سرِ شکر سے سیکڑوں کر سجود — ہر اک سجدہ میں پڑھ ہزاروں درود

مقابل میں رکھ لوحِ محفوظ کو — تو ارد بھی مصحف سے کر ہو تو ہو

پہ ہو معنیِ تازہ کا رنگ و بو — کہ جو حرف نکلے وہ ہو باوضو

ہر اک صفحہ پر نُہ ورق ہوں نثار — وہ لکھ نعتِ محبوب آمرزگار

وہ لکھ جسکو فرمائیں روح الامین — کہ پڑھ چل کے پیشِ سخن آفرین

حسینے کہ روئے خدا سوے او — جبینے کہ سوئے خدا روے او

صبیحِ حسن عارض کی منزل میں ہے — غمِ عشق کا خون رگِ دل میں ہے

وہ خود شمع روشن ہے خود ہی گداز — نیاز اوسکا پروانہ مانندِ ناز

وہ سرکارِ ہاشم میں سردارِ جیش — چراغِ رہِ دودمانِ قریش

وہ دیباچۂ گلستانِ وجود — کہ جسپر ہے بلبل کا طغرا درود

کہے دیکھ کر صورتِ بے مثال — ہر آئینہ حیرت سے یا ذوالجلال

وہ عالم کہ دانائے سرِ قدم — وہ اُمّی کہ ہمراز لوح و قلم

وہ کامل کہ جسپر فدا شانِ بدر — نثار اوسپہ روحِ شہیدانِ بدر

صفت جسکی الا پہ ہر دم نگاہ — سمجھی جو کہے لا تخف لا اِلٰہ

قدم قدرت افزائے عرشِ برین — غبارِ قدم سرمۂ چشمِ دین

کلامش پیامِ خدائے حمید — درودش بہارِ کلامِ مجید

نگارِ قدم کا دُرِ شاہوار — گلستانِ قدرت کا صبحِ بہار

چہ کثرت کہ یک سقف عرش بلند | ز صد جلوہ او ہست آئینہ بند
چہ وحدت کہ آئینہ پیکرش | تابد کہ عکسے فتد از برش
لیئے ہاتھہ وسعت کا فیض عمیم | کیئے عہد رافت کا خلق عظیم
رضا اوسکی عین رضائے خدا | شفاعت ہے شرط اور غفران جزا
دعا کو اثر کی ضرورت نہین | طلب کو تقاضے کی حاجت نہین
کرامات جنت کرم کا خطاب | عذاب الیم اصطلاح عتاب
سخاوت کا منصب شجاعت کی ساتھہ | عبادت کا میدان ریاضت کے ہاتھہ
لب خشک بیمائگی روزہ دار | ورم ہر قدم کا تہجد گزار
وہ عارف کہ تہی جسکی خلوت سرا | مقام الی ربک المنتہی
وہ عابد کہ جسکی سرافگندگی | تھی معراج پیمبر بندگی
ملی اوسکی ہاتھون سے یہ آبرو | کہ کہیئے وضو کرنے آیا وضو
کیا سجدۂ شکر با صد نیاز | مصلے پر اوسکی جو پہونچی نماز
دہان مبارک سے روزہ کی عید | جہاد اوسکے چین جبین کا شہید
دو عالم کا تہا قبلۂ محترم | سر منبر کعبہ اوسکا قدم
بتون سے کیا اوسنے کعبہ کو صاف | کہو حج کرے اوسکے گہر کا طواف
وہ توحید کی اک دوہائی پہری | کہ دور بتان سے خدائی پہری
دیا قول اوسکے جو دو بول نے | تو کلمہ کا طوطی لگا بولنے

ملومت ہر اک جا ہدایت کی تھی — ولایت خدا کی ولایت کی تھی
رب اور عجم سب کی زینت ہیں آپ — ولایت کا تاجِ کرامت ہیں آپ
ہ برجِ رفعت سپہرِ شرف — گلِ ہفت گلشن دُرِ نہ صدف
شہنشہ کہ تاجِ سرِ سروری — پیمبر کہ اعجازِ پیغمبری
عناصر کی یارب یہ تقدیر ہو — کہ اس چوکھٹے میں یہ تصویر ہو
کریم و کرم گستر و کارساز — خدا در حقیقت بقولِ مجاز

شفاعت شفیع

۱۱ ۱۲

خبر ہے مرے ساقی بزم راز — کہاں ہے تو اے باعثِ سوز و ساز
میں ہوں عاشقِ نالۂ پُر اثر — ہوا شور کوکو سے قمری کدھر
پپیہے نے لیں دل میں سو چٹکیاں — کہاں ہوتا ہے سکھی پی کہاں
وہ مے دے جو ہو دلکش و دلکشا — وہ مے جسکا نشہ ہو مشکل کشا
وہ مے جو ہو سرجوشِ دیگِ نعل — وہ مے جو ہے رحمت کی ٹوپی کا پھول
کھنچی بیخودی خانۂ نور کی — نچوڑی مدینے کے انگور کی
چلا اللہ اللہ کے دیکھتے — کوئی مجھکو دیکھے مری آنکھ سے
اسی واسطے تھا یہ شورِ نشور — ظہورِ فنا و فنائے ظہور
کہ سب اگلے پچھلے بُرے اور بھلے — جنھوں نے نہ دیکھا ہو دیکھیں او

ہر اک کا ہوا ہے شہید اضطرار / پھو پچکر حضور شہ ذی وقار

ہوا ہمدم نالہ ہائے بلند / زبان یون ہوئی ترجمان سپند

کہ اے خستہ جانون کے حاجت روا / ہر انسان کے درد دل کی دوا

حبیب خدا نبی بالا و پست / فدا تجھپہ ہستی و ہر تجھپہ ہست

یہ گرد سر تیرے کی ہین نہ سپہر / ہین تیرے قدم کے نشان ماہ و مہر

شرافت کو آدم کی تجھسے شرف / خدا نے تجھی کو کیا ہی خلف

بلا کی تیرے او غضب سے فتوح / نہان تیرے خنجر مین طوفان نوح

تیرے ہی کہین کفر کے بحر و بر / جو آتا زبان پر تری لا تذر[1]

ہوا جبکہ ترشحا ترے نور کا / چراغ کف دست موسی بجھا

خدا کا جدا تجھسے طرز سخن / نہ ہو حذف کیون لن ترانی کا لن

نگہبان تھا نشراۓ خلیل / ترے خوان نعمت پہ ابن السبیل

مریضان دل التفاے مسیح / ہوے لوٹ کر تیرے در پہ صحیح

نہ ہے ہر اک شخص بسمل ہے آج / نفس گرد آئینۂ دل ہے آج

بنا ہے خانہ خرابی کا گھر / بنا آسمان اجڑے گھر لوٹ کر

بیان کیا کرین حالت آب و گل / کہ پس پس گیا گوہر جان و دل

خموشی مین ہر اک نفس نالہ خیز / ہر اک زخم پر زخم الماس ریز

[1] اشارہ دعاے حضرت نوح رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا ۱۲

نہین باقی اب دوست دشمن مین میل ہی شر کی زبان پر بھی یہ ذکر خیر

ترے دوست بھی کہہ نہین سکتے حال مبادا کہ ہو دشمنون کو ملال

کوئی بیقراری کوئی آہ سرد نہ پیدا کرے آپکے دل مین درد

بلا مین پھنسے ہین غریب و امیر ہین سب ایک تکیے کے گویا فقیر

تمام اہل دل اک مصیبت مین ہین تری جان سی دور آفت مین ہین

اوکھڑتا ہی میدان سے ہر اک قدم نکلتا ہے ہر سانس کے ساتھ دم

نہین آب و دانہ جبین یا مرین پیئین آنسو کھاتے رہین ٹھوکرین

ذرا جان تک پیرہن مین نہین کوئی دم کا دھاگا کفن مین نہین

ہر اک دیدۂ تر ہوا تار گھر اسی تار مین ہے ہماری خبر

جھڑی وہ لگائے ہے چشم پر آب کہ ہے اوسکے ڈھیلون کی مٹی خراب

بھڑک اوٹھی اک آتش تیز تر بجھانے کو دوڑا جو دامان تر

یہ سب تیرے پاس آئے ہین اسلیئے کہ بندون کو رکھے خدا کے لیئے

رخ خور مین زردی نمودار ہو زمین حشر کی زعفران زار ہو

وہ سردی کہ ہو موسم برد گرد وہ رخ جس سی یہ آگ ہو جائے سرد

بلا سے فلک گر جلن مین رہے یہ سورج کوئی دم گہن مین رہے

بفرمودہ آن سید انبیا کہ کار رسالت اونہین نے لیا

کہ یعنی ہون مین ہر بشر کا کفیل جمیع انبیا کی طرف کا وکیل

اسی دن مرا جشن مو عود ہے ۔ مقام محمد ہی محمود ہے
قلمرو مین محشر کے نام خدا ۔ چلے گا تو سکہ اسی نام کا
مجھے ہر بشر کا تھا خود انتظار ۔ مین تھا نا امید دن کا امیدوار
رکھے گا مرا رب مری آبرو ۔ فمن رحمۃ اللہ لا تقنطوا
کرم اوسکا ہے فتح باب فرح ۔ کہ من دق باب الکریم انفتح
گذر پھر تہ عرش اعظم کیا ۔ سر بندگی اسقدر خم کیا
کہ سیپارہ دل کا ہر اک رکوع ۔ گرا سجدے مین باکمال خشوع
زمین پر گری جب جبین مبین ۔ مٹی سبکی قسمت کی چین جبین
دعا ایسی کی بعد حمد و ثنا ۔ کہ الحمد آمین کہنے لگا
کہا عرش نے بار بار آفرین ۔ ہزار آفرین صد ہزار آفرین
تمنا درون دل دردمند ۔ پری قاف قدرت کی شیشہ مین بند
یہ فرمان ہوا سر اوٹھا تو بھی ۔ جو ہے تجھکو منظور ہوگا وہی
اوٹھایا سر پاک المختصر ۔ گرا یا دعا کے قدم پر اثر
دعا یہ کہ ہو مجرمون کی پناہ ۔ صفائی کا رحم ایک سچا گواہ
دعا کسکی تھی اور کسکا قبول ۔ ہوئی آرزو نقد جیب حصول
تجلی ہوئی حق کی پیش نظر ۔ خدا اپنے بندون مین تھا جلوہ گر
زمین پر ہجوم ملائک کا نور ۔ چمکتی ہوئی شمع شان غفور

نہ لایا خدا کی تجلی کی تاب
ہوا اسکے تن مین مطلع آفتاب

ہوئی دفعتاً آتشین دھوپ چھاؤن
بنا اطلسِ آسمان دھوپ چھاؤن

زرِ مہر کا رنگ پھیکا ہوا
بہت چرخ کھا کھا کے کشتا ہوا

ہوا خلد کی لائے روح الامین
کہ دامانِ محشر کی کلیان کھلین

چمن ہو گیا تختۂ روزگار
ہوا دشتِ پرخار اک سبزہ زار

چھپی اسکے سایہ مین دھوپ آج کی
نہ تھا جسکی قامت مین سایہ کبھی

خزانۂ رحمت

١١ ١٣

ہوا ٹھنڈھی چلتی ہے میدان مین
یہ کہتے ہین سورج سے میزان مین

پلا بے حساب اب تو ساقی مجھے
دکھا اپنی وصل نہ باقی مجھے

مرے ہاتھ ہی کا نوشتا سہی
ترا میر منشی فرشتا سہی

مگر دے کے نار غلطی پاک قلم
بنا دے مجھے بندۂ بے درم

زدی جب ہوا پرچہ آفتاب
کھلا دفترِ امتحانِ حساب

ادہر رازداران ذی فہم و ہوش
ہمارے رفیقان خانہ بدوش

جنازون مین حسرت کا کاندھا دئیے
ہر اک مردے کا روزنامہ لیئے

ادہر موشگافان موزون رقم
ہو جنکی میزان مین کچھ بیش و کم

ترازو کو ہاتھون مین تولے ہوئے
رعایت سے پلڑون کو کھولے ہوئے

انہین سے کچھ آسان آدل حساب
ہی محشر کی اک سخت مشکل حساب

مقابل کماندار تقدیر ہے
ترازو کلیجون مین اک تیر ہے

ادھر کلک قدرت کا رد و قبول
ادھر بندگان ظلوم و جہول

ہر اک مد کا ہر اہلمد خود گواہ
دورویہ ہین فردین کی فردین سیاہ

محاسب نہ کیونکر کہے نادرست
ہمارا نہ روکڑ نہ کھاتہ درست

گھٹائین بڑھائین تو ہو فرد گرد
کہ میزان کی جانچ والا ہے فرد

پھری ہوئی گرم جب جانچ کی
ہر اک بال کی کھال کھنچنے لگی

صدائے زعمال نار و بہشت
چہ آخر درو کردو اول چہ کشت

نوید اِنَّ اَبْرَارَ ہُمْ فِیْ نَعِیْم
وعید اِنَّ فُجّارَ ہُمْ فِیْ جَحِیْم

بنی نوع انسان جو بعد حساب
ہوے مستحق عذاب و ثواب

بہشت اور دوزخ کی جانب چلے
دکھائے مقدر نے جو راستے

اٹک یہ کہ دریائے رعب جلیل
لیے ایک قطرہ مین سو رود نیل

اوترنے کا پل اک بلائے عظیم
جسے کہیے سرطان پشت جحیم

پئے شہسوار قضا و قدر
ہے تیغ کمر یا کہ خود وہ کمر

ق

کہ گر بال سی دھار تلوار کی
مقابل ہو اوس سے تو ہو کرکری

چڑھی ہے کمان برق سے تیر کی
بھڑکتی ہوئی آنچ شمشیر کی

کھلا جادۂ راہ تیغ ہلاک
بٹھائے ہوے لاکھ بجلی کی ڈاک

دمِ واپسین کا اِجارہ لیے
گزرنے کا دروازہ تیغا کیے

نہ تھا فرق ابرار و فجار مین
چلین کشتیان ایسی منجدھار مین

اوسیکا کنارے پہ بجرا لگا
جو گمراہی و کجروی سے بچا

پیمبر چلے جیسے حق کا پیام
ولی جیسے روحِ نبی پر سلام

خدا کے طلبگار اہلِ کمال
بڑھے جیسے مشتاق روزِ وصال

ہوا بیقرارانِ حق کا گزر
چلے تار برقی مین جیسے خبر

چلا کوئی جیسے کہ قالب سی جان
کوئی جسطرح گلستان سی خزان

جنھین راہِ حق کی ہدایت ہوئی
اور اپنے نبی کی حمایت ہوئی

وہ گزرے مثالِ نسیمِ بہار
کہان اونکا دامن کہان خارزار

زرا جنکے صدق و یقین مین تھا فرق
ہوے الامان آبِ آتش مین غرق

غرض خیر و شر آن کی آن مین
ہوئے خیمہ زن اپنے میدان مین

کوئی داخلِ گلستانِ نعم
کوئی وارِ ذلت مین نا محترم

کہین عیشِ فی عیشۃٍ راضیہ
کہین آفت اُمّہٗ ہاویہ

چھپے غم مین تھوڑے مسلمان بھی
گیا کفر کے ساتھ ایمان بھی

شفاعت مکرر

۱۱ ۱۳

چھپا تھا کدھر عالمِ پاک مین
مین تھا کب سی ساقی تری تاک مین

وہ مے دے جو ہو روح بخشی نام
جو خود ہو حلال اور توبہ حرام

وہ مے جسکا میخانہ خلدِ برین
وہ مے جو کہین اور ملتی نہین

وہ مے جو بحکمِ پیمبر چلی
وہ مے جو لبِ حوض کوثر چلی

جو زندان مین اپنے اسیرون کا حال
یہ دیکھا تو سلطان حال و مآل

گرا سجدے مین باکمال ادب
سپاس و ثنائے خدا زیرِ لب

کیا شوق دل سے وہ پیارا سجود
کہ تھا وردِ سبحان ربی ودود

ثنا اس صفت کی کہ بے مثل و طاق
نہ تھا لی کا جس سے روا استحقاق

مناجات وہ کی کہ روحی فدا
وہ توصیف مجیدہ کہ جل علا

ہوا بحرِ مواجِ رحمت کا جوش
سخنگو باندازِ موجِ خموش

تامل نہ کر عرضِ مطلب مین تو
کہ ہے مصطفیٰ مجتبیٰ سب مین تو

نظر مین ہے مالک کی تیرا وقار
ہر اک قطرہ تیرا دُرِ شاہوار

تو اس دن کا پہلے سے مامور ہے
رضا تیری خالق کو منظور ہے

سند پیش کر سوف یعطیک کی
فترضیٰ کی ہے مہر جسپر لگی

ہوا تازہ باغِ روانِ نبی
زبان پر روان امتی امتی

یہ حاصل کہ ہون جنتی سب کے سب
بغیرِ عمل بے عوض بے سبب

نہ ساقی نہ میکش نہ قاتل کو دیکھ
تو اپنے کرم کو مرے دل کو دیکھ

کہان ناتوانون کو گرمی کی تاب
انھین بخشدے کرکے ڈیوڑھا حساب

نہ دکھلا مجھے میرے ربِ غفور — مین ہون پاس تیرے وہ ہون مجھ سے دور

مرے ساتھ کر محو ان کے گناہ — غریبون کا جنت ہو آرامگاہ

حساب انکا نیکی ہی کی مد مین ہو — جو ان کی بدی ہی مری بد[1] مین ہو

الٰہی ہون تیرا گنہگار مین — شفاعت سے اپنا طلبگار مین

ہوا حکم ناطق کہ اے دردمند — ہی رحمت کو تیری شفاعت پسند

بلطفِ خداوند ارض و سما — کر اک نوع کے مجرمون کو رہا

یہی عفو تعذیر کی حد سے ہے — رہائی ہو لیکن اسی قید سے

اوٹھے آپ بخشش کی لیکر برات — دی اک قسم کے عاصیون کو نجات

جھکے پھر کئی بار پیش خدا — کئے یون ہی پیہم سجود و دعا

یہان تک کہ پوری تمنا ہوئی — نہ باقی رہی جنس ہی نوع کی

بتاکید و تعجیل دیوان پاک — خطِ عفو لائی فرشتون کی ڈاک

یہ ہر کارے جلدی مچانے لگے — کہ پروانے بے دستخط آنے لگے

نہ باقی رہا ایک بھی مبتلا — جو ذرائی برابر بھی ایمان تھا

بچایا ہر آدم کو ایمان نے — مگر جسکو روکا ہے قرآن نے

چلے خوش نصیبان ایمان سرشت — جہنم سے اوٹھ اوٹھ کے سوئے بہشت

جہنم مین پہونچے تھے جو اوس سرے — وہ بجلی کے مانند اولٹے پھرے

[1] بد معنی ذمہ در اصطلاح ساہوکاران وتاجران ۱۲

بہت لوگ نادیدہ شکلِ جحیم
چلے خُلد کو بر خطِ مستقیم

حضورِ جنابِ رسالت مآب ؐ
فرشتون کے ہاتھونمین سادی کتاب

ہوئی پھر اوسی مبتدا کی خبر
کرم جوشیِ انبیائے دِگر

پھر اور انجمِ آسمانِ نبی
غبار رہِ آستانِ نبی

تقدس مقامان اوجِ حضور
بلند اخترانِ کرامت ظہور

ابو بکر لا ثانیِ روزگار
کہ تھا ثانی اثنین یاران غار

عُمر نام و ناموسِ نام آوری
معمّائے اسرارِ پیغمبری

سنا جلوہ عثمان عالی مقام
انیسِ پیمبر علیہ السلام

علی شیرِ یزدان و عالی وقار
ید اللہ سیفِ خدا ذوالفقار

ملک رتبہ خاتونِ جنت بتول
مہِ اوجِ تنزیہہ بنتِ رسول

حسن خاتمِ خاتم المرسلین ؐ
سیادت کا الماس زیبِ نگین

شہادت کا لختِ جگر نورِ عین
نیامِ شجاعت کا خنجر حسین

تمام آل و اصحاب خیر الانام
اس امت کا ہر پیشوا و امام

ہر اک غازیِ مردِ میدان بدر
سہیلان و شہیدانِ بدر

شکن پرورِ طالعِ نارسا
اویس قرن عاشقِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

بہار آفرینانِ صبحِ امید
جنید و حسن آدہم و بایزید

اباً عن جدٍ جو ولی در ولی
قدم جنکا بر گردنِ ہر ولی

ہوا الحق تو آیا ان ثابت قدم
انا الحق سرا پا ان منصور دم

سب اپنے نبی کے قدم پر چلے
جو باقی تھے وہ طے کیے مرحلے

ہزارون بجے ایک پتی سے باغ
جلے ایک بتی سے لاکھون چراغ

شفاعت کے پورے ہوے حوصلے
کہ عاصی کو خلعت پہ خلعت ملے

آیا اعجاز اوستاد کا انتخاب
کہ خاطے خطا پر ہے صادِ صواب

گنہ سے ہوا پاکس گنہگار ہین
وہ بھرتی ہے احمد کی سرکار ہین

ہوا خاک جل کر جہنم کا باغ
کیا برق رحمت نے ٹھنڈا چراغ

ہوا سوخت آتش کا سب سوز و ساز
سمندر مین ڈوبا دُخانی جہاز

وہ ریلا ہوا باغ فردوس مین
کہ میلا ہوا باغ فردوس مین

بڑھا ہر طرف جوی رحمت کا آب
کٹورا بجانے لگا ہر حباب

بھرے خوانچے ایسے بھرنے لگے
کہ خود میوے دامن مین گرنے لگے

قرابون مین کوثر نے رکھی سبیل
تہِ نخل فوارۂ سلسبیل

جو اون کی خاطر بساز و یراق
ٹہلتے ہوے رستون پر براق

بجانے پری وش پراے زنان
گلابی کہارون کی سب وردیان

ہوا کیا کہ لڑکے مچاتے ہین شور
لگا دو ہنڈولے کی طوبیٰ سے ڈور

کھلے نخل ایجاد کے پھول پھل
ابد پر چڑھا رنگ صبح ازل

لگے ٹوٹنے صبر و تمکین کے پل
بہار آئی لادے ہوے بار گل

شگفتہ ہر اک تختہ کا خشک و تر — رسیدہ ہر اک نخل کا ہر ثمر

ہر اک برگ مین ساز و برگ بہار — ہر اک لالہ صد معدن کوہسار

ہر اک جا پہ موجود ہر ایک شے — کوئی ہمدم نے کوئی محو مے

گمان جسپہ جائے وہ تحقیق ہو — تصور مین جو آئے تصدیق ہو

سحر وہ کہ جسپر فدا ہر نفس — ہوا وہ کہ ہر دل کو جسکی ہوس

ہر اک بیل بوٹہ نگار آفرین — ہر اک خار و گل صد بہار آفرین

کلی بے صبا کی شگفتا ہوئی — خزان بے بہار آئے پتا ہوئی

پری سایۂ نخل کی پابوس — گلستان عروس آب عطر عروس

جو لالہ ہے لاکھا جمائے ہوے — تو نرگس ہے کاجل لگائے ہوے

یہ تانا کہ دل سے نہ کہئیے سنبھل — نظر تو سنبھالو نہ جائے پھسل

کہین پھیل کر بیل بوٹا ہوئی — کہین نکہت اوڑکر فرشتا ہوئی

اگر شاہد گل ہے بلبل بدست — تو پھولون سے نیگلہ مین بلبل ہے مست

چمن اور ایسا دکھائے کوئی — قسم مصحف گل کی کھائے کوئی

کہان تھین دنیا کی پھلواریان — یہ سچ مچ بہشت اور وہ گلکاریان

وہ گویا نیاز اور یہ بے نیاز — یہ شان حقیقت وہ شان مجاز

وہ ہر لحظہ نعمت پہ نعمت ملی — کہ اک شکر کی بھی نہ فرصت ملی

ہر اک چہرے مین ایک نور دگر — ہر اک حور ہے رشک حور دگر

ملین نعمتین سب کو بے انتہا | اور آخر کو ان نعمتون کے سوا

وہ نعمت جو ہے سر عین الیقین | جو ہے دین و ایمان ایمان و دین

وہ نعمت کہ ہے اوسکے دم سے بہشت | جو بازار جنت کی ہے در بہشت

وہ نعمت جو ہے یک بہ از صد ہزار | خدا بخشے دیدار پروردگار

پڑا ہاتھ دہو کر جو پیچھے وضو | گیا لے ہی معبود کے روبرو

نماز آئی کہتی ہی تاکید تام | کہ کر چلیے سجدے سے پہلے سلام

موکد ہوا صوم افطار کا | کہ طیار شربت ہے دیدار کا

یہ کہتا ہی ایمان کہ اے اہل ذوق | اوٹھا دیجئے پردہ چشم شوق

قطعہ

عدم کو چلے ساعت نیک سے | دو عالم سے چھٹکر ملے ایک سے

وہ ہے سامنے درگہ محترم | قدم بزم امکان سے تھا دو قدم

ہی آغوش مین پرتو لایزال | قدآدم آئینۂ بے مثال

رہ منزل کبریائی ملی | ہر اک بندہ کو اک خدائی ملی

خودی سے جو از خود جدا ہو گئے | خدا سے ملے کیا خدا ہو گئے

کھلا دیکھ کر ہمکو حال مآل | کہ تھا حشر سودا اسے شوق وصال

یہ تھے انقلابات رد و بدل | کشش مظہر شاہد لم یزل

چشمہ اشت دعاے مقبول (انشاء اللہ) ۱۳

ادھر بھی ذرا ساقی گلعذار | ہزاروں ہی تیرے امیدوار

بے چلے کشتی مئی نہ سیرے بغیر | مرے نا خدا تیرے بیڑے کی خیر
وہ مئی دے کہ لیتا رہوں تیرا نام | وہ دے جو دلائے ترا فیض عام
زمانہ کا عالم ہوا دوسرا | بفضل خدا و حبیب خدا
خوشی مین بھرے مومن و مومنات | احاطے مین رضوان کے اوتری برات
جہنم کے گھر مین غمی ہوگئی | مرا غصہ آتش سستی ہوگئی
بجین نوبتین خلد مین بارہا | کہ اسلام کے سر پہ سہرا رہا
خوشی کیا کہ اکدم ہوا کدم نہو | یہ وہ عیش ہے جو کبھی کم نہو
کہان بیدلی جب خبر دل نہین | ہو آسان کیا کوئی مشکل نہین
دعائین جو کی تھین ہوئین اب قبول | مراد ایک ہے اور ہزارون حصول
تمنا سبھون کے قدم پر پڑی | ہر اک آرزو ہاتھ باندھے کھڑی
دل و دلربا ہمدم حال و قال | نہ ہجران کا کھٹکا نہ فکر وصال
کیا آب جہنم مین وہ روزگار | کہ محشر تھا اک اک دم انتظار
ملا اوس سے تھی جسکی جسکو طلب | بمصداق المرء مع من احب
وہ حاصل ہوا جسکے جو دل مین تھا | ابھی قیس لیلی کے محمل مین تھا
بنا پھر جو بگڑا تھا بن بنکے ساتھ | مجھے خود ملا محسن احسن[سلہ] کے ساتھ

سلہ احسن تخلص مولوی محمد احسن مرحوم کا ہے جو چھوٹے بھائی مصنف کے تھے اور جو پیشتر ضلاع ملک اودہ مین سب جج اور پھر پنشن لیکر نائب وزیر دیوانی ریاست بھوپال کے ہوگئے۔ تاریخ ذیل مخبر سال وفات اونکی ہے۔

می تواند شد کہ رنگ رفتہ بعد سالہا | لعل گردد در بدخشان و عقیق اندر یمن

عجب چال مستانہ چلتے ہوئے
روش پر جنان کے ٹہلتے ہوئے

بگردش زہر چشم پیمانہ
زہر سایہ پیدا پریخانہ

دلون مین مسرت تو رخ پر بہار
کلائی مین گجرے تو گردن مین ہار

کمر مین کرامت کے پٹکے کا بل
ملائک ہلاتے ہوئے مورچھل

مدینے کے عمامے بالاے سر
قبا ہاے استبرق زیب بر

جلو مین غلامان روشن جبین
گلوری لیے ساتھ حوران عین

خدا کی تجلی کا آنکھون مین نور
ہر اک نوک مژگان پہ اک شمع طور

دلون مین محبت کے راز و نیاز
زبان پر باہنگ شوخ حجاز

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

می توان شد کہ گردد نالۂ افسردہ
بلبل شیرین نوا یا طوطی شکر شکن

می توان شد کہ از تاثیر دامان نسیم
نکہتے از غنچہ خیزد یا نسیمے از ختن

لیک نتوان شد کہ مثل احسن آید در وجود
سرو رعنا در گلستان یا گل نو در چمن

رفت حیف از دہر آن جان جہان دہر را
ہوشم از سر قوت از دل راحت از جان جان ز تن

شوخی طبع رسایم سرد از ہر سوز و ساز
ناگوار خاطر من سوختن یا ساختن

کیست در دار فنا محسن چو من اندوہگین
ہر نفس سوہان خود ہر دم سنان حیرتش

من یاد باشم الٰہی از طفیل مصطفیٰ
چون شود در بزم قدسی مجمع یاران من

گفت دل ہر گہ کہ آمد در زوال آن آفتاب
مردہ در گورست احسن زندہ در گور من

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جناب منشی امیر احمد صاحب لکھنوی متخلص بہ امیر استاد جناب معلے القاب نواب رامپور

کس قیامت کی قیامت کے بیان میں ہے یہ نظم
عاقبت میں ہے عقوبت سے براءت یاں کی سند

ہے امیر اب میر محسن کو نجاتِ دائمی
واہ جو صفحہ ہے اسکا ہے شفاعت کی سند

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

تاریخ طبع زاد جناب منشی عبد المجید صاحب سحرؔ

شفاعت نامہ چون مطبوع گردید
کہ ابیاتش بود آیاتِ رحمت

دلِ محسن بود گنجور این گنج
عطا کردش ازل این بخت و دولت

خط و مضمون او گنجینۂ فیض
بیاضِ صفحہ انوارِ سعادت

دوائر در حروفش چشم نگران
بجنبشہائے لبہائے نبوت

ندا آمد بگوشِ سحر از غیب
بگو سالش شفاعت جوی امت

۱۳۱۱ھ

تاریخ از فکر عالی مولوی اکرام اللہ عرف مفتی اولاد صاحب مرحوم متخلص بہ افسون

ہمہ داغِ فراقم از قصورِ حشر و نشر افسون
حضورِ یار میدانم حضورِ حشر و نشر افسون

خیالِ قامتش در قلبِ مضطر خوشنما باشد
بود موسا من بالائے طورِ حشر و نشر افسون

بود صحنِ قیامت خانۂ نیرنگِ عشقِ ما
طلسمش آفتابِ صبح و صورِ حشر و نشر افسون

چنان لرزد سپہرِ شیشہ رنگ از اضطرابِ من
کہ بر خود لشکند رنگِ غرورِ حشر و نشر افسون

بامیدِ وفائے وعدۂ وصلِ کہ مے یابی
براہِ انتظارِ دل مرورِ حشر و نشر افسون

مگر آواز پای دلربائے اوست در گوشم … که گه نزدیک یا زدگاه دور حشر و نشر افسون

ز داغ معصیت صد آتش سوزان بدل دارم … شفاعت نامه پیش از ظهور حشر و نشر افسون

جهان از گفتهٔ محسن که می آید بهر شعرش … درود پاک از شان عفو حشر و نشر افسون

پئے عظم رمیم جسم بے جان سخن گویا … صریر کلک او آواز صور حشر و نشر افسون

بود رفتار شوخ خامهٔ سحر آفرین او … برائے خفته بخت نظم شور حشر و نشر افسون

ببین گه ذکر محشر گه حساب و گه شفاعت ها … زہے تاریخ مجموعش امور حشر و نشر افسون

۱۳ ھ ۱۱

ایضاً

کرد چون طبع قیامت آفرین … شرح روز و روزگار حشر و نشر

رفت در تحریر تاریخش سخن … گفت افسون حال زار حشر و نشر

فقرات تاریخی از منشی امیر احمد خلف مولوی ذکی الدین صاحب وکیل

نعت پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳ ھ ۱۱

سراج قوی نبی کریم … قسیم جسیم نسیم وسیم

اللّٰهم صل وسلم علیٰ مولانا محمد شافع یوم القیامة وآله دائماً وابداً

۱۸ ۹۳

تاریخ طبع

اللّٰهم صل علیٰ محمد النبی الامی شافع یوم الحشر وآله وازواجه اجمعین

۱۸ ۶ ۹۴

اللّٰهم صل وسلم علیٰ محمد معدن الحلم والکرم واصحابه دائماً ابداً

۱۳۰۱ ف

قطعہ تاریخ ریختہ قلم بلاغت رقم جناب مولوی مہدی حسن صاحب وکیل ہائیکورٹ

بسکہ محسن گل معانی چید	دستہ ہائے شگفتہ کرد بہم
رفت فکرم بجستن تاریخ	گفت ہاتف گلے زباغ ارم ۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر مولوی محمد نور الحسن صاحب بی اے پسر کلان مصنف

ماشاء اللہ نظم دلکش	شایستہ شعر دلکش زاد
صد لعل و گہر شدست منظوم	از فیض طبیعت حسد اداد
تمہید سخن ز عشق فرمود	شد مطلع مثنوی پر نراد
گویا نتوان شمرد لب را	گر پیغم عشق کرد فریاد
گفتن سخنے بغیر تمہید	جائز نبود بقول استاد
معشوق زمانہ عشق را خواند	شد دامن صفحہ حیرت آباد
لیلی گردید کاکل قیس	شیرین شدہ است جان فرہاد
از قامت او قیامت آراست	در باغ سخن نشاند شمشاد
تشبیہ دگر بآن کشش کرد	کز وے شدہ حسن و عشق برباد
عالی کششے ز شاہد غیب	کان ہست کمند مصر و نوشاد
ہنگام گریز دامن حشر (قطعہ)	در دست تلاش او چو افتاد
مستقبل و حال را یکے کرد	این طرز عجیب کرد بنیاد
حقا کہ برائے وصل محبوب	کی شوق فند بقید میعاد
آمد مقبول طبع و آورد	از دستش پائمال بیداد
تا موقع حرمت سے تاب	در بزم آدب نہ کردہ اش یاد

چیزے دگرست ساقی غم | رویش یارب کسے مبیناد
رندے بیباک اگر طلب کرد | نقاشش نبود فجور و الحاد
کالکش باد اے حسن تحریر | در حرف ہزار معنی آزاد
لیکن بہ بیان ہر روایت | بے بیش و کم بتمام روداد
بابے یعنی و ماحصل دو سہ جا | تشریح لطیف شد نو ایجاد
در مدح پیمبران پیشین | نطق پاکش فرشتہ ارشاد
در نعت خاتم رسالت | فیض روح القدس بامداد
عرض مداح آنکہ مولیٰ | با خلعت لطف خود کند شاد
امید در جا کہ اہل معنی | بر ہر حرفش دہند صد داد
تاریخ دعا کہ یا الٰہی | توقیع قبول روزیش باد

۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ نتیجۂ فکر مولوی محمد انوار الحسن صاحب بی اے پسر خرد مصنف

چون ابو المحسن حسن[له] بنوشت حال انبیا | با کمال خوبی تحریر و تحقیق سخن
در شفاعت آرزو بودش بیانے ناگہان | رفت آن واصل بحق پیش خدائے ذوالمنن
در ظہور آورد اکنون مقصد او ابن او | محسن من والد من کعبہ و ملجائے من
بارک اللہ معنی موزون کہ در مصرع خیال | جان عشاق سخن یا یوسفی گل پیرہن
بر سر ہر صفحہ حرف از فیض ممدوح کریم | لالہ اندر چمن یا نور شمعے در لگن
شوخی ہر مصرع رنگین فدائے شان خود | خوبی ہر لفظ میگرد دیگر ز خویشتن

[له] مولانا حسن بخش طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ مولف تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا ۱۲

برسر میدان محشر آتشے اندر پیش — در بہارستان رحمت سلسبیلے موجزن

از صفات او چہ گویم خوبتر فرمودہ است — حضرت والا برادر مولوی نور الحسن

دوش چون پرسید از من سال تاریخش سروش — گفتمش نورے ز انوار کرامات حسن

سال ۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع بلند و فکر آسمان پیوند جناب شیخ غلام احمد صاحب سیفی رئیس بمبئی

جناب حضرت اوستاد نے خوب — لکھا نقش و نگار یوم ساعت

جو ہو منظور دل تاریخ سیفی — کہو نقاش آشوب قیامت

سال ۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر مولوی رشید الدین صاحب رشید منصرم اسٹ

رشید ایسا شفاعت نامہ ہے کون — ہو جسمین یہ فصاحت یہ بلاغت

قیامت کا بیان ایسا کہ گویا — ہے محشر آج کی ہر ایک ساعت

مقابل آب رحمت کا وہ چھڑکاؤ — ہو جس سے سرد بازار قیامت

نجات عاصیان فیض نبی سے — بروحش صد سلام و صد تحیت

وہی توحید کی لایا تھا اِسکے — جو تھی دنیا مین پھیلی شام ظلمت

قیامت مین اوسی کی آبرو سے — ملیگی خاک مین عصیان کی شامت

تلاش ہر گنہگار ایسی ہوگی — کہ لے کر مشعلین ڈھونڈھیگی جنت

لکھی ہاتف نے کیا تاریخ پرنور — بیان نور مصباح شفاعت

سال ۱۳۱۱ھ

۲۰